7850 ـ مسجد جاتے وقت عورت كا خوشبو لگانا

سوال

ہم دیكھتے ہیں كہ نماز تراویح كے لیے آنے والی كئی ایك عورتیں بہت تیز خوشبو استعمال كرتی ہیں، جس كی بنا پر پیچھے آنے والے مرد بھی یہ خوشبو سونگھتے ہیں، ہم نے كچھ عورتوں ك واس كے متعلق نصیحت بھی كی تو وہ كہنے لگیں مسجد آتے وقت خوشبو استعمال كرنا مسجد كے ادب و احترام میں شامل ہے، آپ سے گزارش ہے كہ اس كے متعلق كیا حكم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شرعی احكام كا مرجعہ اور ماخذ كتاب و سنت ہونا چاہیے نہ كہ لوگوں كی رائے، اور مزاج اور خواہشات اور استحسانات، فی ذاتہ اس مسئلہ میں كئی ایك نصوص آئی ہیں، اور كچھ تو شدید نہی والی ہیں، اس میں بہت ساری احادیث ہیں، جن میں سے چند ایك صحیح احادیث ہم ذیل میں درج كرتے ہیں جن میں عورت كا گھر سے باہر نكلتے وقت خوشبو استعمال نہ كرنے كا بیان ملتا ہے:

1 ـ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت بھی خوشبو لگا كر لوگوں كے پاس سے گزرے كہ لوگ اس كی خوشبو پائیں تو وہ عورت زانیہ ہے "

2 ـ زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے كوئی عورت مسجد كی طرف جائے تو وہ خوشبو كے قریب بھی نہ جائے "

3 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بخور (خوشبو كی دھونی) لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء كی نماز میں مت آئے "

4 ـ موسی بن یسار بیان كرتے ہیں كہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ كے پاس سے ایك عورت گزری جس سے خوشبو آ رہی تھی تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ كہنے لگے:

" اے اللہ و جبار کی بندی کیا تم مسجد جانا چاہتی ہو ؟

وہ عرض کرنے لگی: جی ہاں، تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: جاؤ جا کر غسل کرو، کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

" جو عورت بھی مسجد کی جانب جائے اور اس سے خوشبو آ رہی ہو تو اللہ تعالی اس کی نماز اس کی وقت قبول نہیں کرتا جب تك کہ وہ اپنے گھر واپس آ کر غسل نہ کر لے "

خوشبو استعمال کرنے سے ممانعت کا سبب واضح ہے کہ خوشبو شہوت کو انگیخت دیتی ہے، اور شہوت انگیخت کے اسباب میں شامل ہے، اور علماء کرام نے اس کے ساتھ ان اشیاء کو بھی ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں شامل ہوتی ہوں مثلا: اچھا اور خوبصورت لباس، اور جو زیور ظاہر ہوتا ہو، اور اعلی قسم کی زینت و زیبائش، اور اسی طرح مردوں کے ساتھ اختلاط اور میل جول "

دیکھیں: فتح الباری (2 / 279).

اور ابن دقیق العید کہتے ہیں:

" اس حدیث میں مسجد کی طرف جانے والی عورت کے لیے خوشبو کے استعمال کی حرمت پائی جاتی ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں مردوں کی شہوت کو حرکت دینے کے اسباب پائے جاتے ہیں، اسے مناوی رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی پہلی حدیث کی شرح کرتے ہوئے " الفیض القدیر " میں نقل کیا ہے "

اس لیے صحیح شرعی دلائل کے بعد جدال اور بحث اور مخالفت کی کوئی مجال اور گنجائش ہی باقی نہیں رہتی، بلکہ مسلمان عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس معاملہ کی خطرناکی اور اس شرعی حکم کی مخالف پر ہونے والے گناہ کو سمجھے، اور اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ تو اجر و ثواب حاصل کرنے نکلی ہے، نہ کہ گناہ و معصیت کے ارتکاب کے لیے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

بعد میں ہم نے نئی ایجادات کی اخبار میں یہ بھی پڑھا کہ بیالوجی کے علماء اور سانسدانوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ناك میں جنسی غدہ ہوتا ہے، یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ سونگھنے کی طاقت اور شہوت انگیزی میں بلاواسطہ تعلق اور ارتباط ہوتا ہے، اگر ان کی یہ بات صحیح ہے تو پھر یہ چیز بھی شریعت اسلامی کے مبارك احکام کی نشانیوں میں سے ایك نشانی ہے، جو عفت و عصمت لائی ہے، اور جس نے فحاشی کے تمام راستوں کو بند کیا ہے، حتی کہ کفار کے لیے بھی.

واللہ اعلم .